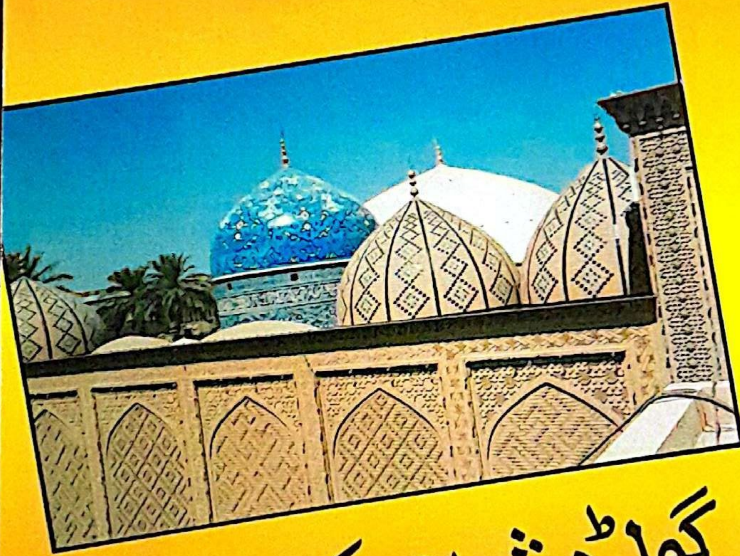


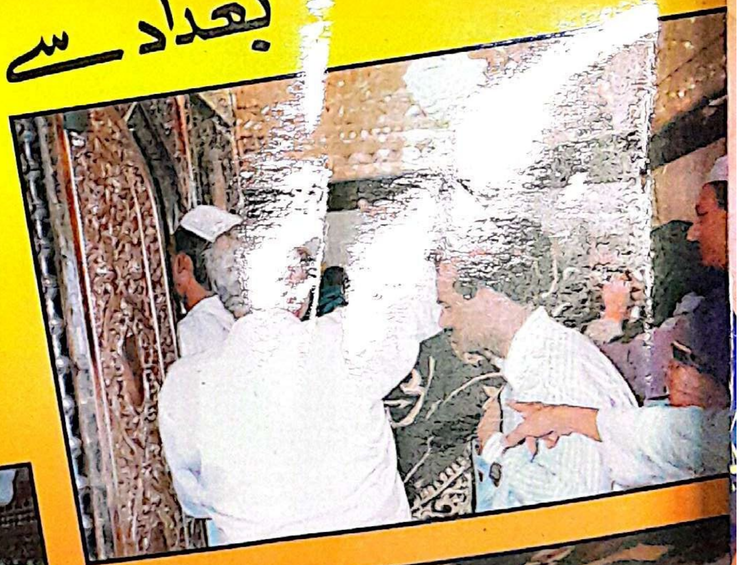
MONTLLY
TULOO-E-MEHR
ISLAMBAD

طلوعِ مہر
اسلام آباد
پاکستان

چیف ایڈیٹر: پیر سید نصیر الدین نصیر (گولڑہ شریف)

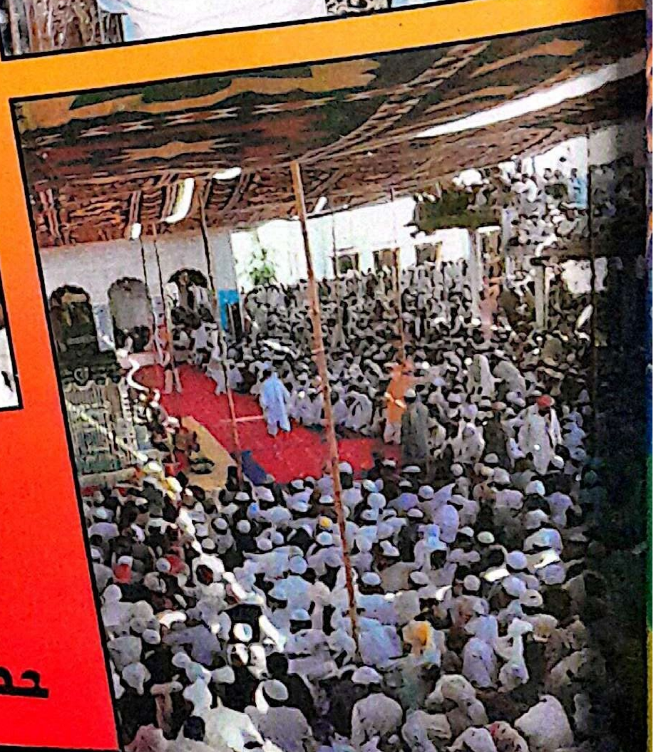


بغداد سے



گولڑہ شریف تک





تقریباتِ عرس

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

جلد 1 شمارہ 3-2 | اگست/ستمبر 1998ء

ماہنامہ
طلوعِ مہر
اسلام آباد

درخشاں ماضی کا امین
تابناک مستقبل کا نقیب

بیادگار
حضرت پیر سید مہر علی شاہ
گولڑہ شریف

چیف ایڈیٹر
پیر سید نصیر الدین نصیر

مینجنگ ایڈیٹر
شکیل اختر

ایڈیٹر (اعزازی)
جمال حید صدیقی

اسسٹنٹ ایڈیٹر
نور علی ۔ ملک عمران محمود

مجلس مشاورت
بشیر حسین ناظم ۔ قاضی محمد بشیر الدین (ہری پور)
ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمن ۔ ساجد علوی ۔ محمد عابد
راجہ عبد الغفور گولڑوی (ایم ایس سی) محمد نذیر خان گولڑوی ایم اے (فنانس منیجر)

انتظامی امور
سرکولیشن واکاؤنٹس : شہزاد ملک
اشتہارات : محمد اکبر
کمپوگرافی : نعیم اختر۔ منظور عباس
آرٹ و تزئین : نوشاد عالم
فوٹوگرافی : خالد حیات
قانونی مشیر : انجینئر ساجد قریشی ایڈووکیٹ

اس شمارے میں

طلوع مہر میں شائع ہونے والی تحریروں میں مضمون نگار حضرات اپنے نقطہ نظر کا اظہار کرتے ہیں۔ ادارے یا چیف ایڈیٹر کا ان سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ (ادارہ)

بیرون ملک دفاتر

امریکہ
شاہنواز کوثر چشتی
38-23 - 81 سٹریٹ
جیکسن ہائیٹس نیویارک 11370
فون: 718-533-8255
718-446-3261
فیکس 718-533-1352

برطانیہ
ڈاکٹر سید امتیاز حسین شاہ نقوی
13- وکٹوریہ ایونیو - سمال ہیتھ
برمنگھم - B-10-0JZ
فون: 0121-6886375

رابطہ آفس:
19- سلیم پلازہ، بلیو ایریا، اسلام آباد
پی او بکس 3046
فون: 827798-827795
فیکس: 274925

گولڑہ شریف
فون: 0351-7371000
فیکس: 051-292811

قیمت فی شمارہ
25 روپے

سالانہ
300 روپے

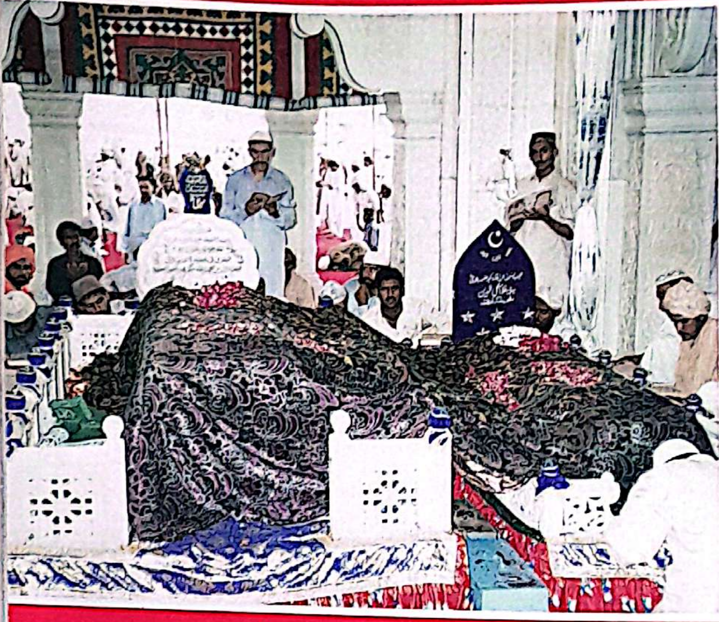
بیرون ملک
امریکہ - 2 ڈالر
برطانیہ - 1 پاؤنڈ

چیف ایڈیٹر پبلشر پیر سید نصیر الدین نصیر نے پرنٹ سٹائل بلیو ایریا، اسلام آباد سے چھپوا کر 19 سلیم پلازہ بلیو ایریا، اسلام آباد سے شائع کیا۔

ماہنامہ
طلوع مہر
اسلام آباد

تقریبات عرس

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ



حضرت پیر مہر علی شاہؒ اور حضرت پیر غلام محی الدینؒ کے مزار مبارک



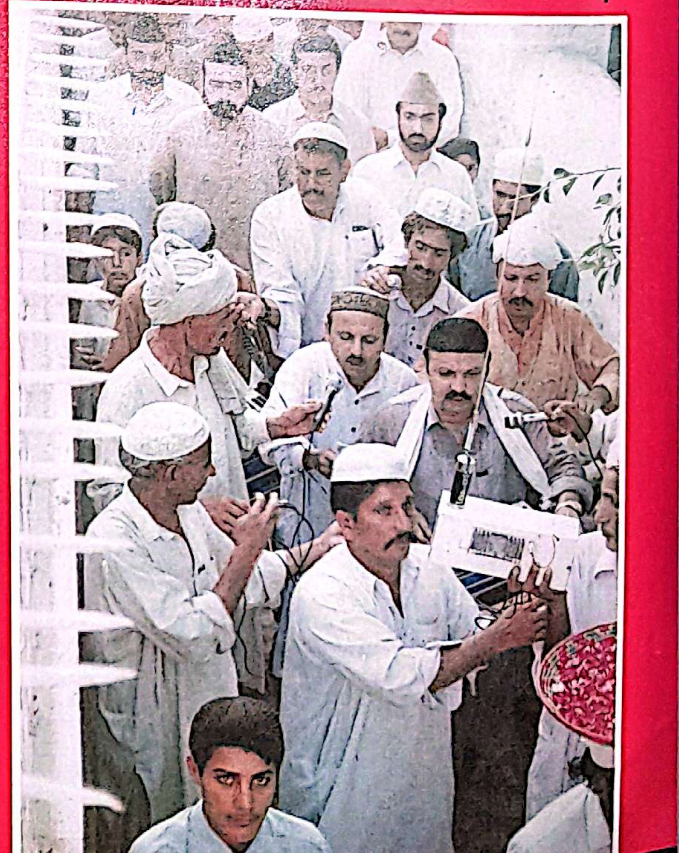
پیر مہر علی شاہؒ اور غلام محی الدینؒ کے مزار کا ایک منظر



گولڑہ شریف میں کتابوں کا ایک سٹال



چادر کا سفر

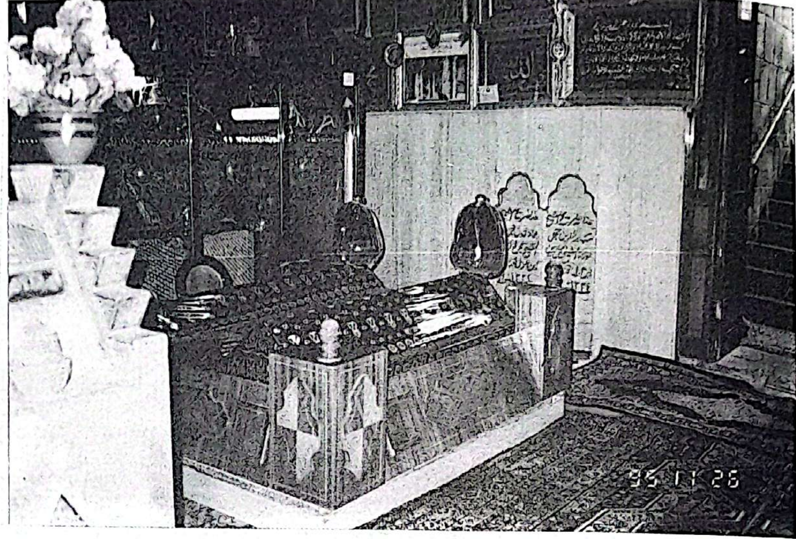


تصوف کی دنیا کے شیخ اکبر

شیخ محی الدین ابن عربیؒ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خود کتاب لکھنے کی اجازت فرمائی

تحریر: افتخار احمد حافظ



ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ تصوف کی دنیا میں "شیخ اکبر" کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ آپ نے فلسفہ وحدت الوجود کو اسلامی تصوف کے رنگ میں پیش کیا۔ آپ ۱۷ رمضان المبارک ۵۶۰ھ میں اندلس کے ایک شہر حرسیہ میں پیدا ہوئے۔ اور ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ اس کے بعد اشبیلہ کے علماء سے فقہ' حدیث اور تفسیر کا درس لیا۔ عین عالم شباب میں زور قلم کا یہ عالم تھا کہ عربی نظم اور نثر پر یکساں دسترس رکھتے تھے۔

آپ اپنی روحانی نسبت حضرت خضر علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں۔ آپ ۷ سال تک مکہ مکرمہ میں مقیم رہے اور اس دوران اپنی مشہور زمانہ کتاب فتوحات مکیّہ تصنیف فرمائی۔ یہاں سے آپ حمص تشریف لے گئے۔ وہاں سے قونیہ اور پھر بیت المقدس کی زیارت کے بعد حلب آئے اور پھر دمشق میں سکونت اختیار کرلی۔

ابن عربی نے جو روحانی مقامات حاصل کئے اور ان کی ذات سے جو مشاہدات ہوئے ان میں مکہ کے قیام کو بڑا دخل ہے انہوں نے اپنی مشہور کتاب (فتوحات مکیہ) کا نام بھی اس لئے رکھا تھا اور اس کے دیباچے میں اس کا اظہار بھی کیا ہے کہ یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کی ہدایت و اجازت کے مطابق لکھی گئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ عرفان حقائق کی گرمی کا یہ عالم تھا کہ اگر میں اسے کتابی صورت میں منتقل نہ کر دیتا تو خود بھی جل کر راکھ ہو جاتا۔

ابن عربیؒ خوابوں کی اہمیت پر بہت زور دیتے تھے اور سچے خوابوں کو ایک طرح کا الہام ہی سمجھتے تھے ان کا سب سے اہم خواب وہ ہے جس میں ان کو رسول اللہ ﷺ نے کتاب لکھنے کی اجازت دی تھی۔ آپ فرماتے ہیں:

میں جب فتوحات مکیہ کا دیباچہ لکھ رہا تھا تو میں نے خواب میں محمد رسول اللہ ﷺ کو رب کے حضور موجود دیکھا آپ کے چہرہ انور سے بڑا رعب و جلال ٹپک رہا تھا۔ یکایک ایک منبر نمودار ہوا اور اس پر لکھا ہوا تھا۔ یہ مقام محمدؐ ہے جو صداقت و حقیقت کی تبلیغ کرے گا وہ اس کو بطور وراثت پائے گا۔ عین اس موقع پر مجھ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم و حکمت عطا ہوئے"۔ آپ فرماتے ہیں کہ فتوحات مکیہ میں جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ مجھے الہامی طور پر معلوم ہوا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو قلم بند کرنے کی اجازت دی تھی۔ حضرت ابن عربی جب مکہ میں قیام پذیر تھے تو روزانہ تین جز کے بحساب فتوحات لکھا کرتے تھے اور تقریباً" ایک سال میں اس کو تمام کیا اور پھر اس فتوحات مکیہ کو ایک سال پورا خانہ کعبہ پر اس کے اجزاء رکھ دیئے۔ طوفان آیا' بارش آئی مگر سال بھر کے بعد جب نکالا تو کتاب جیسی کی تیسی نکل آئی۔

ابن عربی کی تصانیف

آپ نے کتابیں اور رسائل بڑی تعداد میں لکھے مگر ان کی صحیح تعداد معلوم نہیں۔ حضرت جامی علیہ رحمتہ نے آپ کی کتابوں کی تعداد 400 بتائی ہے لیکن اس وقت ۲۰ یا ۲۵ کتابوں سے زیادہ آپ کی کتب موجود نہیں ہیں۔ باقی غالباً" حادثات وغیرہ کی نذر ہو گئیں۔

ابن عربی کے اقوال

○ جہاں تک ممکن ہو شک و شبہ سے بچو۔

○ کوئی شخص اس وقت تک علم کی بلندیوں کو نہیں چھو سکتا جب تک وہ اللہ کے حکوم اور محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم پر پوری طرح عمل نہ کرے۔

○ جو شخص اللہ کے قوانین کی نافرمانی کرتا ہے اسے کبھی عزت حاصل نہیں ہوتی چاہے اس کی شہرت آسمانوں کو چھوتی ہو۔

○ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے رسول کے علاوہ اور کسی کی اندھی تقلید کی اجازت نہیں دی۔ چاہے وہ کتنے ہی بڑے مفسر' محدث اور فقیہہ کیوں نہ ہوں۔

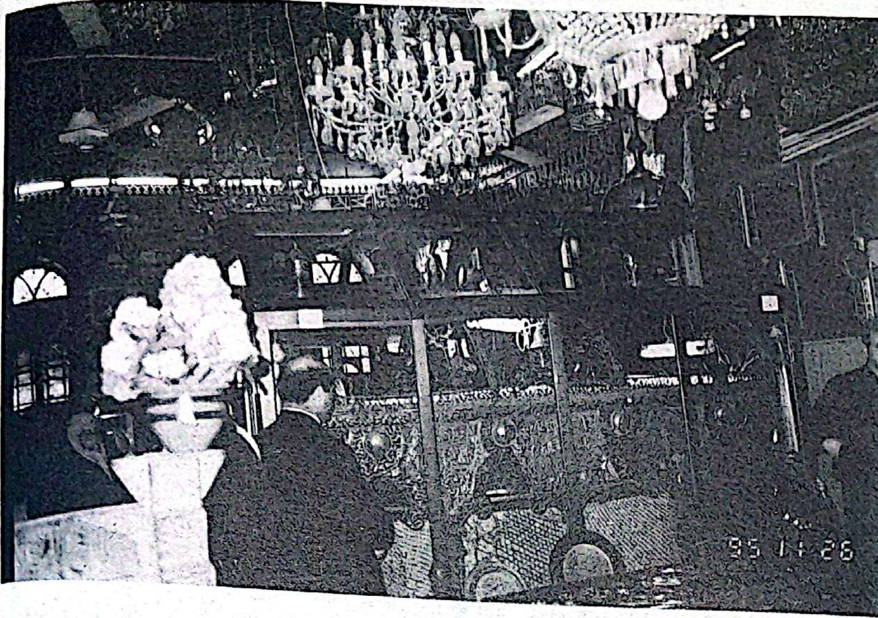
○ خلق سے توڑ حق سے جوڑو۔

شیخ کی وفات

شیخ کو بظاہر کوئی مرض نہ تھا۔ عمر شریف جب ۷۸ سال کو پہنچی تو بحالت نماز مغرب سجدہ ثانیہ میں ۲۲ ربیع الاول ۶۳۸ھ کو اس دار فانی سے روانہ ہوئے۔

مدفن شیخ

بروز جمعہ المبارک بمطابق ۲۳ ربیع الاول ۶۳۸ھ بعد از نماز جمعہ آپ پر گیارہ مرتبہ نماز پڑھی گئی۔ اور اسی مقام پر



جہاں اب آپ آرام فرما ہیں آپ کو دفن کیا گیا۔ لیکن گردش زمانہ سے آپ کا نشان قبر بھی غائب ہو گیا اور کسی کو بھی آپ کی قبر کا نشان معلوم نہ رہا۔ اور اس بارے میں آپ نے اپنی زندگی مبارک میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ جب ترکی سلطان سلیم ملک شام کو فتح کرے گا تو محی الدین کی قبر بھی ظاہر ہو جائے گی اور شیخ کی یہ پیش گوئی دو سو سال کے بعد لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ جب نویں صدی ہجری میں سلطان سلیم خان اول نے دمشق فتح کیا تو اسی جگہ جہاں آپ کا مزار مبارک ہے ایک عمارت اپنی فتح کی یاد میں بنانا چاہی تو جب کھدائی کی گئی تو اس آفتاب معرفت کی لوح مزار دکھائی دی۔ سلطان کو جب علم ہوا تو سلطان خود آئے اور مزار مبارک برآمد کیا۔ کتبہ کو پڑھ کر سلطان آبدیدہ ہو گئے پھر کتبہ مزار و مدرسہ و خانقاہ بنوایا اور شیخ کی پیشین گوئی پوری ہو گئی۔

اذا دخل السین فی الشین ظھر قبر محی الدین

یعنی جب سین شین میں داخل ہو گا تو محی الدین کی قبر ظاہر ہو گی۔۔ سین سے مراد وہ سلطان سلیم اور شین سے مراد شام۔

مزار مبارک حضرت ابن عربیؒ

اس وقت آپ کا مزار مبارک دمشق (شام) میں واقع ہے۔ قاسیون پہاڑ کے اردگرد پھیلی ہوئی آبادی کا نام "میدان شیخ" ہے۔ اسی مقام پر آپ کا خوب صورت مزار مبارک اور مسجد ہے۔ مزار مبارک پر حاضری دینے کے لئے مسجد کی سیڑھیاں اتر کر نیچے آنا پڑتا ہے جہاں پر ایک تہ خانے میں آپ کا مزار مبارک ہے۔ آپ کے پہلو میں آپ کے دو صاجزادوں کی قبور مبارکہ بھی ہیں۔

حضرت امام یافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طرح دنیا میں شیخ مرجع حقائق اور دریائے فیض تھے۔ عالم برزخ میں بھی آپ کا ایسا ہی فیض جاری و ساری ہے۔ صاحب دل آج بھی آپ سے مستفیض ہونے کے لئے آپ کے مزار مبارک پر حاضری دیتے ہیں اور آپؒ سے فیض حاصل کرتے ہیں۔